جماعت احمدیہ برطانیہ کی چودھویں سالانہ امن کانفرنس (25 مارچ 2017ء)

ممبرانِ پارلیمنٹ، وزرائے مملکت مختلف ممالک کے سفارتکار، سرکاری عہدیداران، میئرز و دیگر معززین کی شرکت 30 ممالک کے ایک ہزار سے زائد حاضرین۔ حضور انور ایدہ اللہ کی پریس کانفرنس

جاپانی نژاد خاتون محترمہ Setsuko Thurlow کو انسانی ہمدردی کیلئے مساعی پر احمدیہ پیس پرائز دیا گیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پر معارف خطاب

رپورٹ مکرم فرخ راحیل صاحب

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ برطانیہ کے زیر اہتمام 25 مارچ 2017ء کی شام طاہر ہال بیت الفتوح میں چودھویں سالانہ امن کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ اس تقریب میں سیکرٹریان سٹیٹ، ممبرانِ پارلیمنٹ، وزرائے مملکت، مختلف ممالک کے سفارتکار، جرنلسٹس، مختلف شعبہ ہائے تعلیم کے ماہرین اور مفکرین، سرکاری عہدیداران، میئرز و مختلف مذاہب، چیریٹیز اور دیگر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے احمدی، غیراز جماعت و غیر اقوام سے معزز خواتین وحضرات نے شرکت کی۔

بیت الفتوح میں تشریف لانے والے مہمان رجسٹریشن کے بعد کانفرنس ہال میں تشریف لاتے۔ اس موقع پر بعض مہمانوں کو بیت الفتوح کے مختلف حصوں کا تعارفی دورہ بھی کروایا گیا۔

امسال 30 ممالک سے تعلق رکھنے والے ایک ہزار سے زائد لوگوں نے امن کانفرنس میں شرکت کی جن میں 600 سے زائد غیراز جماعت مہمان شامل تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طاہر ہال بیت الفتوح میں باقاعدہ تقریب سے قبل ایک پریس کانفرنس میں میڈیا کے سوالوں کے جواب دیئے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہال میں تشریف آوری کے بعد پروگرام کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ مکرم فرید احمد صاحب سیکرٹری امورِ خارجہ جماعت احمدیہ انگلستان نے اس تقریب میں ماڈریٹر کے فرائض سرانجام دیئے۔ تقریب کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔

اس کے بعد مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ نے ایک مختصر تعارفی تقریر میں تمام مہمانوں کو خوش آمدید کہتے ہوئے بتایا کہ امسال امن کانفرنس کا مرکزی موضوع Global conflicts and the need for Justice ہے (عالمی تنازعات اور انصاف کی ضرورت)

اس کے بعد Father David Standley نمائندہ Catholic Archbishop of Southwark نے Vatican (Pontifical Council for Inter Religious Dialogue) کی جانب سے پیغام پڑھ کر سنایا جس میں انہوں نے جماعت احمدیہ کو موجودہ سنگین حالات میں امن کانفرنس کے انعقاد کی مبارکباد دی۔

بعد ازاں اٹلی سے تشریف لانے والے Silvio Danio صاحب Executive Director of Religions for Peace نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا میں حضور کا ایک خاص انداز میں شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ حضور کی دنیا کے کئی ممالک میں کی گئی باتوں کو سننے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضور نہ صرف ایک ایسی ثقافت کو فروغ دے رہے ہیں جس میں باہمی مکالمہ کی اشد ضرورت ہے بلکہ حضور اس میں ایک چیمپئن اور دوسروں کے لئے ایک نمونہ ہیں۔

اس کے بعد مکرم فرید احمد صاحب سیکرٹری امورِ خارجہ جماعت احمدیہ انگلستان نے برطانیہ کی وزیر اعظم محترمہ Theresa May کا خصوصی پیغام پڑھ کر سنایا۔ Theresa May نے اپنے پیغام میں لکھا: مجھے خوشی ہے کہ میں جماعت احمدیہ کی منعقدہ امن کانفرنس 2017ء کے تمام شاملین سے اپنی نیک خواہشات کا اظہار کرسکتی ہوں۔

یہ امن کانفرنس سالانہ یاد دہانی کے طور پر ہے کہ آپ کی جماعت دنیا بھر میں امن کو فروغ دینے کے لئے پُرعزم ہے جس کی عکاسی امسال آپ کے مرکزی موضوع سے بھی ہوتی ہے یعنی Global conflicts and the need for Justice (یعنی عالمی تنازعات اور انصاف کی ضرورت)۔

میں برطانیہ کے احمدیوں کی اپنے ملک کے لئے اہم کاوشوں کو سراہتی ہوں اور داد دیتی ہوں کہ آپ معاشرے میں انصاف اور رواداری پھیلانے کا اچھا کام کر رہے ہیں۔

میں امید کرتی ہوں کہ آپ کی یہ شام پُرلطف گزرے۔

اس کے بعد مکرم فرید احمد صاحب سیکرٹری امور خارجہ جماعت احمدیہ انگلستان نے ذکر کیا کہ King of Spain کی طرف سے بھی پیغام موصول ہوا ہے اور انہوں نے امید کی ہے کہ یہ امن کانفرنس کامیاب رہے گی۔

اس کے بعد مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت یوکے نے امن انعام کا اعلان کیا جسے Ahmadiyya (-) Peace Prize کہا جاتا ہے جس کا آغاز جماعت احمدیہ یوکے نے 2009ء میں امن کو فروغ دینے کے لئے کیا۔ امیر صاحب نے کہا کہ امسال مکرمہ Setsuko Thurlow صاحبہ کو یہ انعام دیا جائے گا۔ آپ کی پیدائش جاپان کی ہے۔ آپ Hiroshima پر ایٹمی بم گرائے جانے کے بعد بچ گئی تھیں اور اب Nuclear ہتھیاروں کو ختم کرنے کے لئے کام کر رہی ہیں۔ آپ 13 سال کی تھیں جب Hiroshima پر اگست 1945ء میں Atomic Bomb گرایا گیا۔ اس کے بعد کے حالات و تجربات نے آپ کی زندگی بدل دی۔ بذات خود Atomic Bomb کے نتائج یعنی موت، انتہائی تکالیف اور تباہی کو دیکھ کر آپ نے اپنی زندگی Nuclear ہتھیاروں کو ختم کرنے کیلئے وقف کردی۔ آپ نے Nuclear جنگوں کے نتیجہ میں انسانی ہمدردی اور انسانی خدمت کے پہلو کو خاص طور اجاگر کیا ہے اور Nuclear کے موضوع سے متعلق خاموشی کو ختم کرنے کی بالخصوص کوشش کی۔ اور Nuclear کے خلاف کئی مہمات جاری کیں۔ آپ اب کینیڈا میں رہتی ہیں اور وہاں کی نیشنل ہیں۔ کینیڈا اور جاپان دونوں نے آپ کے کام کو سراہا ہے اور آپ کو The order of Canada Medal بھی ملا ہے جو کینیڈا کے شہری کے لئے سب سے بڑا انعام ہے۔ آپ کو جاپانی حکومت کی طرف سے Nuclear ہتھیاروں کو ختم کرنے کے لئے خاص نمائندہ بنایا گیا ہے۔ آپ نے یونائیٹڈ نیشنز کی جنرل اسمبلی کی فرسٹ کمیٹی سے بھی خطاب کیا ہے۔ ایک ایسی دنیا میں جہاں تنازعات بڑھ رہے ہیں اور دنیا ایٹمی جنگ کے بہت قریب آ رہی ہے آپ کی زندگی بھر کی کوششیں بہت زیادہ اہمیت کی حامل ہوچکی ہیں جن سے لوگوں کو ایٹمی جنگ کے نتائج سے آگاہی حاصل ہوتی ہے۔ ہم آپ کی کوششوں پر بہت فخر محسوس کر رہے ہیں اور انہیں امن انعام دیتے ہوئے فخر محسوس کر رہے ہیں۔ آپ خاص طور پر کینیڈا سے اس کانفرنس کے لئے تشریف لائی ہیں۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے موصوفہ کو امن انعام عطا کیا۔ اور موصوفہ نے مختصر خطاب کیا۔ موصوفہ نے کہا: میں نے جب آپ کی جماعت کی تاریخ، آپ کے مشن اور آپ کے کاموں سے آگاہی حاصل کی تو مجھے درد کے ساتھ معلوم ہوا کہ آپ کو مذہبی ناروا امتیازی سلوک اور مخالفت سہنی پڑ رہی ہے۔ لیکن اس کے باوجود آپ نے غیر متشددانہ یعنی امن اور انصاف کی راہ اختیار کرنے کا انتخاب کیا۔ اور اُس راہ کو اپنی روزمرہ مثالی زندگی میں محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں سے ظاہر کیا۔ آپ عالمی برادری کیلئے کیا ہی روشن اور مثالی نمونہ ہیں۔

خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اس کے بعد حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ڈائس پر تشریف لائے اور فرمایا:

تمام معزز مہمانوں کو السلام علیکم۔

سب سے پہلے میں بدھ کے روز Westminster میں دہشت گرد حملہ میں تمام متاثرین سے دل کی گہرائیوں سے تعزیت کرنا چاہتا ہوں۔ اس المناک وقت میں ہمارے خیالات اور ہماری دعائیں لندن کے لوگوں کے ساتھ ہیں۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے میں یہ بات قطعی طور پر واضح کرنا چاہتا ہوں کہ ہم ایسی تمام دہشت گرد کارروائیوں کی مذمت کرتے ہیں اور تہہ دل سے ان مظلوموں سے ہمدردی کرتے ہیں جو اس سفّاکی کا شکار ہوئے۔ دنیا کے ہر حصہ میں جماعت احمدیہ امن کو فروغ دیتی ہے اور (دین حق) کی تعلیم کے مطابق ہم ان سفاکیوں کے خلاف آواز اُٹھاتے ہیں۔ یہ سالانہ امن کانفرنس بھی اس کوشش کا ایک اہم حصہ ہے۔ میں ہمارے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ وہ ہمارے ساتھ آج شام یہاں شریک ہیں۔

جماعت احمدیہ کے بانی نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے .... مبعوث کیا ہے تاکہ میں

(دینی) تعلیمات میں سب سے اہم مقاصد کو پھیلاؤں۔نمبر ایک یہ کہ انسانیت کو خدا تعالیٰ کے قریب لاؤں۔اور نمبر دو یہ کہ انسانیت کی توجہ ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی کی طرف مبذول کروں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میرا ایمان ہے کہ یہ دو مقاصد دنیا میں حقیقی اور دیرپا امن کے قیام کے لئے ٹھوس بنیاد ہیں۔ (۔) ہونے کی حیثیت سے ہم خوش نصیب ہیں کہ قرآن کریم نے ہماری رہنمائی کی ہے اور بتایا ہے کہ ہماری پیدائش کا بنیادی مقصد خدا تعالیٰ کی عبادت ہے۔(بیت الذکر) میں نماز باجماعت ادا کرنا افضل ہے۔ مجھے نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ ان امن پسند مقاصد کی کلیۃً خلاف ورزی میں بعض (۔) گروہوں اور بعض (۔) نے انفرادی طور پر اپنی مساجد اور مدرسوں کو دہشتگردی کے مراکز بنا لیا ہے جن سے نفرت انگیزی کی تبلیغ کی جاتی ہے اور دوسروں کو دہشتگرد کارروائیوں کے لئے انگیخت کیا جاتا ہے۔ غیر (۔) اور مختلف فرقوں سے تعلق رکھنے والے (۔) دونوں کے خلاف یہ دہشت گرد کارروائیاں کی جاتی ہیں۔ اس میں کوئی حیرت کی بات نہیں کہ ان حالات کی وجہ سے مغربی دنیا میں دُور دُور تک خوف پھیل گیا ہے اور لوگوں میں یہ تصور پیدا ہو گیا ہے کہ مساجد تنازعات اور فسادات کا منبع ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ان وجوہات کی بنا پر مغرب میں بعض (سیاسی) پارٹیز اور بعض گروہوں میں مساجد کو بَین (ban) کرنے یا کم از کم مسلمانوں پر بعض پابندیاں عائد کرنے کی آوازیں بلند ہوئی ہیں۔ مثلاً یہ آواز بلند ہوئی ہے کہ حجاب کو بَین کر دیا جائے، مناروں کو بَین کر دیا جائے یا دوسرے اسلامی شعائر کو بَین کر دیا جائے۔ افسوس کہ بعض (۔) نے دوسروں کو (دین حق) کی تعلیمات پر الزامات لگانے کا موقع دیا ہے۔ ایک (۔) کا صرف یہ فرض نہیں ہے کہ وہ اپنی نمازیں ادا کرے بلکہ اس پر یہ بھی واجب ہے کہ وہ یتیموں کی دیکھ بھال کرے اور غریبوں کو کھانا کھلائے ورنہ ہماری نمازیں بے فائدہ ہوں گی۔ اس بات کا ذکر قرآن کریم کی سورہ الماعون آیت تین تا پانچ میں قطعی طور پر کیا گیا ہے۔

ان تعلیمات پر بنیاد رکھتے ہوئے جماعت احمدیہ (۔) اللہ تعالیٰ کے فضل سے بلاتفریق رنگ و نسل ہر قسم کے دکھ اور افلاس کے خاتمہ کے لئے کئی رفاہی کام کر رہی ہے۔ ہم نے بعض ہسپتال، سکولز اور کالجز قائم کئے ہیں جو لوگوں کی صحت کو برقرار رکھنے اور تعلیم حاصل کرنے کی سہولت فراہم کرتی ہے۔ اور یہ کام بعض سب سے غریب اور دُور افتادہ علاقوں میں بھی ہو رہا ہے۔ ہمیں ان کاموں کے لئے کسی داد کی ضرورت نہیں ہے۔ ہماری واحد خواہش لوگوں کو خودمختار ہونے کے لئے مدد کرنا ہے تاکہ وہ اپنی امیدوں اور تمناؤں کو پورا کر سکیں اور خوشی خوشی وقار اور آزادی کے ساتھ اپنی زندگی جی سکیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مزید فرمایا:

اس طرح مایوس اور انتہا پسندی کا شکار ہونے کی بجائے وہ ذمہ داری سے آگے بڑھیں گے اور اپنے ملکوں کے ایماندار شہری بنیں گے۔ جہاں وہ ذاتی طور پر ترقی کریں گے وہاں وہ اپنے اپنے ملکوں کی فلاح و بہبود کے لئے بھی مدد کر رہے ہوں گے اور دوسروں کو ان کے نقش قدم پر چلنے کیلئے راغب کر رہے ہوں گے۔

حضور انور نے دہشت گردوں کی باتوں کی تردید کرتے ہوئے فرمایا: دہشت گرد جو مرضی دعویٰ کریں کسی صورت میں بھی بلاجواز کسی پر حملہ آور ہونا یا قتل کرنا ہرگز جائز نہیں۔ (دین حق) نے انسانی جان کی حرمت اور عظمت قائم کی ہے۔ قرآن کریم کی سورۃ المائدۃ آیت 33 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس نے کسی کو قتل کیا تو گویا اس نے تمام انسانوں کو قتل کر دیا۔ اور جس نے اُسے زندہ رکھا تو گویا اس نے تمام انسانوں کو زندہ کر دیا۔

(دین حق) وہ مذہب ہے جس نے ہمیشہ کے لئے ایمان و عقائد کی آزادی کے عالمگیر اصول قائم کئے ہیں۔ اس لئے اگر آج نام نہاد (۔) گروہ یا فرقے انسانوں کا قتل کر رہے ہیں تو اس کی سخت ترین الفاظ میں مذمت کی جا سکتی ہے۔ ان کی سفاکانہ کارروائیاں (دین حق) کی تعلیمات کی کلیۃً خلاف ورزی کرتی ہیں اور (دین حق) میں ان کارروائیوں کا کہیں بھی جواز موجود نہیں۔

حضور انور نے بعض غیر (۔) لوگوں اور بعض غیر (۔) گروہوں کا ذکر فرمایا کہ وہ عداوت اور پھوٹ کی آگ کو بھڑکا رہے ہیں۔ اس کی تصدیق میں حضور انور نے Foreign Policy سے متعلق ایک مضمون کا کچھ حصہ پڑھ کر سنایا جس میں کہا گیا کہ Islamophobia بھی بذات خود ایک تجارت ہے۔ حضور انور نے دنیا کے لیڈروں کو تلقین کی کہ وہ ہمیشہ حکمت اور دیانتداری سے بات کیا کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: افسوس کہ ہم اکثر سیاستدانوں اور لیڈروں کی طرف سے اشتعال انگیز بیانات سنتے ہیں جن کی بنیاد سچائی پر نہیں بلکہ ان کے اپنے سیاسی مقاصد پر ہوتی ہے۔

حضور انور نے بعض مشہور لوگوں کی طرف سے کئے گئے اس الزام کا ردّ فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (نعوذ باللہ) اُن لوگوں کو قتل کیا ہے جنہوں نے اسلام قبول نہیں کیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف اس وقت جنگیں لڑیں جب مذاہب کے معدوم ہونے کا خطرہ لاحق ہو گیا تھا۔ یہ جنگیں صرف دفاعی جنگیں تھیں اور فقط عالمی مذہبی آزادی کے اصولوں کو قائم کرنے کے لئے لڑی گئیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ الزام لگانا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنگجو لیڈر تھے انتہائی ناانصافی اور اشد ظلم ہے۔ ایسے غلط اور بے بنیاد الزامات دنیا بھر کے مسلمانوں کو انتہائی غمگین کرتے ہیں۔ تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود کا ہر ذرّہ امن اور صلح چاہتا تھا۔

حضور انور نے فرمایا کہ بعض صحافی اور بعض مشہور لوگ بھی باطل راہوں کو ترک کرتے ہوئے (دین حق) کے بارہ میں انصاف اور دیانت داری کے ساتھ لکھ رہے ہیں۔ بیسویں صدی عیسوی کے مشہور مصنف Ruth Cranston کی کتاب "World Faith" میں لکھا ہے کہ محمدؐ نے کبھی لڑائی یا قتل و غارت کا آغاز نہیں کیا۔ ہر جنگ جو آپ نے لڑی ہے وہ جنگ کو ختم کرنے کے لئے لڑی۔ آپ دفاع کی خاطر لڑے تا کہ بچ جائیں۔

حضور انور نے وزیر اعظم محترمہ Theresa May کے بیان کو بھی سراہا جو انہوں نے Westminster کے واقعہ کے بعد دیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مَیں عزت مآب وزیر اعظم کو بھی سراہنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے قرآن کریم کی بعض آیات کا حوالہ دیتے ہوئے (دینی) تعلیمات پر اُٹھائے جانے والے بعض الزامات کا رد کیا۔

حضور انور نے انتہا پسندی پر بات کرتے ہوئے فرمایا کہ متعدد رپورٹس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ بعض نوجوان (۔) کو radicalise کیا گیا ہے۔ اُن (۔) کو یہ محسوس ہوتا تھا کہ ان کے مذہبی عقائد کو مغربی دنیا میں تمسخر کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کسی حال میں بھی (۔) نوجوانوں کے یہ عمل جائز نہیں اور نہ ہی وہ کوئی عذر پیش کر سکتے ہیں۔ وہ مجرم ہیں اور اپنے عمل کے ذمہ دار بھی ہیں۔ معقول بات تو یہ ہے کہ ہمیں آگ بھڑکانی نہیں چاہئے۔ اس لئے ہمیں باہمی رضامندی اور دوسروں کے ایمان و عقائد کی عزت کرتے ہوئے کوشش کرنی چاہئے کہ ہم مشترکہ بنیادوں پر کھڑے ہو کر اس کا حل تلاش کریں۔

حضور انور نے امن کے حصول کیلئے قرآن کریم کا زرّیں اصول بیان فرمایا جس کا ذکر سورۃ آل عمران آیت 65 میں کیا گیا ہے یعنی یہ کہ لوگوں کو اُن عقائد پر توجہ دینی چاہئے جو مشترک ہیں اور انہیں متحد کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کلمہ کی طرف آ جاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا پس قرآن کریم نے ہمیں تعلیم دی ہے کہ کس طرح ایک پُرامن multicultural معاشرہ قائم کیا جا سکتا ہے۔

امن کانفرنس 2017ء کے مرکزی موضوع Global Conflicts and the Need for Justice پر بات کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ معاشرے کی ہر سطح ناانصافی سے دوچار ہے۔ اس بات کو رد نہیں کیا جا سکتا کہ آج بعض (۔) ممالک جنگوں اور ظلم و ستم کا مرکز ہیں۔ لیکن یہ کہنا بھی درست نہیں کہ دنیا کے باقی ممالک فساد سے محفوظ ہیں۔

حضور انور نے متعدد رپورٹس پڑھ کر سنائیں جن میں یونائیٹڈ سٹیٹس اور چائنا کے درمیان اور یونائیٹڈ سٹیٹس اور رشیا کے درمیان کشیدگیاں بڑھنے کا ذکر تھا۔

بنی نوع انسان کو اتحاد قائم کرنے کی اہمیت پر بات کرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: وقت اس بات کا متقاضی ہے کہ ہم خوف کو دُور کریں جو ہمیں متحد ہونے سے روک رہا ہے۔ ایسی دیواریں کھڑی کرنے کی بجائے جو ہمیں الگ الگ رکھیں ہمیں ایسے پُل بنانے چاہئیں جو ہمیں آپس میں قریب لائیں۔ ہمیں ہر قسم کے ظلم اور نفرت کے خلاف کھڑے ہونا چاہئے اور اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے کوشش کرنی چاہئے کہ دنیا میں امن ترقی کرے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مزید فرمایا: افسوس، یوں لگتا ہے کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ہم میں مخالف آراء اور مخالف نقطہ نظر کو سُننے اور انہیں برداشت کرنے کی صلاحیت کم ہو رہی ہے۔ رابطوں کے ذرائع پیدا کرنا اور مکالمے کی سہولت قائم کرنا بہت اہمیت کا حامل ہے ورنہ دنیا کی بے چینیاں بڑھتی رہیں گی۔ دوسروں پر الزام لگانے کی بجائے اب ان مسائل کا حل تلاش کرنے کا وقت ہے۔

اس کے بعد حضور انور نے بین الاقوامی سطح پر اسلحہ کی تجارت کی مذمت کی اور فرمایا کہ اس طرح جنگوں کو بڑھایا جا رہا ہے اور یقینی بنایا جا رہا ہے کہ دنیا ظلم و ستم کے ایک دائمی سلسلے میں رہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میرے خیال میں اس کے لئے ایک بنا بنایا حل موجود ہے جس سے ایک فوری اثر ہو سکتا ہے اور دنیا کی شفایابی کا سلسلہ بھی شروع ہو سکتا ہے۔ مَیں بین الاقوامی اسلحہ کی تجارت کی بات کر رہا ہوں جس کو میرے خیال میں کم کرنا اور اس پر پابندیاں لگانا ضروری ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مزید فرمایا: ہر ملک کا اوّلین فرض اپنے لوگوں کی بھلائی ہونا چاہئے لیکن افسوس ناک سچائی تو یہ ہے کہ تجارت میں نفع اور مال و دولت کے حصول کو لوگوں کی بھلائی پر ترجیح دی جاتی ہے۔

حضور انور نے اس خیال کا ردّ فرمایا کہ اسلحہ کی فروخت امن کو فروغ دیتی ہے اور فرمایا کہ یہ کلیۃً عقل سے عاری بات ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ ایسے جوازوں نے دنیا کو اسلحہ کی تجارت کے ایک نہ ختم ہونے والے سلسلے میں ڈال دیا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ کوئی ملک یہ نہ سمجھے کہ وہ خطرہ سے محفوظ

ہے کیونکہ تاریخ سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ جنگیں سرعت سے اور اکثر خلاف توقع شروع ہوئی ہیں۔
حضور انور نے ایٹمی جنگ کے خطرہ پر بات کرتے ہوئے فرمایا کہ ایسی جنگ تباہی کے لحاظ سے تصوّر سے باہر ہے۔ حضور انور نے بنی نوع انسان کو سوچ و بچار سے کام لینے کی تلقین فرمائی اور فرمایا کہ انہیں اس بارہ میں سوچنا چاہئے کہ وہ آئندہ نسلوں کے لئے ترکہ میں کس قسم کی دنیا چھوڑنا چاہتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک ممکنہ جنگ عظیم کے نتائج پر بات کرتے ہوئے فرمایا: ہم اس بات کے قصوروار ہوں گے کہ آئندہ نسلوں کے لئے میراث میں خوشحالی چھوڑنے کی بجائے غَم اور یاس چھوڑ رہے ہوں گے۔ دنیا کو ہم تحفہ کے طور پر اپاہج بچوں کی ایک نسل دے رہے ہوں گے جو خرابیوں اور ذہنی معذوریوں کے ساتھ پیدا ہوں گے۔ نہ جانے اُن کے والدین اُن کی پرورش اور دیکھ بھال کے لئے بچ بھی سکیں گے یا نہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مزید فرمایا: ہمیشہ یاد رکھیں کہ اگر ہم نے ہر حال میں اپنے مقاصد کو حاصل کرنے کی کوشش کی تو ہم دوسروں کے حقوق غصب کر رہے ہوں گے۔ اور یہ پھر تنازعات، جنگ وجدال اور مصائب پر ہی منتج ہوگا۔ ہم سب کو اپنا جائزہ لینا چاہئے اور سمجھنا چاہئے کہ ہم کن تنزل کی بنیادوں پر کھڑے ہیں۔

آخر پر حضور انور نے دعائیہ کلمات سے خطاب کا اختتام کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں دنیا کو یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ صرف حال کی طرف نظر نہ کریں بلکہ کل کی طرف بھی دیکھیں۔ ہمیں ایک ایسی نسل باقی چھوڑنی چاہئے جو پُرامید ہو اور اُسے کئی سہولیات فراہم ہوں۔ ہم ایک ایسی نسل باقی چھوڑنے والے نہ ہوں جو ہمارے گناہوں کے ہولناک نتائج بھگت رہی ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مزید فرمایا: میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ دنیا کے لوگوں کو عقل دے اور جو گھنے بادل ہمارے اوپر چھائے ہوئے ہیں ہٹ جائیں تاکہ ہمارا مستقبل روشن اور خوشحال ہوجائے۔

اس خطاب کے بعد حضورِ انور نے اجتماعی دعا کروائی۔ بعدازاں حاضرین کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔ عشائیہ کے بعد بہت سے مہمانان نے حضور انور سے مصافحہ کی سعادت حاصل کی اور تصاویر بنوائیں اور اس پیس کانفرنس کے کامیاب انعقاد پر مبارکباد دی اور اپنی نیک خواہشات کا اظہار کیا۔

ہو دیکھنے کی آنکھ گر جلوے تو عام ہیں

ہر سمت کائنات میں اس کے نقوش پا
ہے سارے عالمین کا وہ ہے ایک ہی خدا
نقش دوئی دلوں سے مسیحا نے دھو دیا
چلنے لگی ہے چار سو توحید کی ہوا
ہر سمت اس کے حسن کے چرچے مدام ہیں
ہو دیکھنے کی آنکھ گر جلوے تو عام ہیں

بالا ہے وہ قیود زمان و مکان سے
مستغنی اس کا حسن زبان و بیان سے
ظاہر ہیں اس کی عظمتیں دونوں جہان سے
لرزاں ہیں اہل قربت شوکت سے شان سے
سب عالمیں میں ہر جگہ وہ صبح و شام ہیں
ہو دیکھنے کی آنکھ گر جلوے تو عام ہیں

ہاتھوں میں ہے اسی کے یہ ڈوری حیات کی
قبضے میں اس کے کنجیاں ہیں کائنات کی
کیا شان اقتدار ہے اس پاک ذات کی
پوری ہوئی اک آن میں جو اس نے بات کی
برتر گمان و وہم سے سب اس کے کام ہیں
ہو دیکھنے کی آنکھ گر جلوے تو عام ہیں

ہر شے کا ایک دوجی سے مربوط سلسلہ
بے فائدہ نہیں یہاں کچھ نہ کوئی خلا
دیکھو کہیں بھی یارو تو رخنہ نہیں ذرا
ہر شے دکھا رہی ہے وہی چہرہ دلربا
تسخیر کائنات کے پھیلے گودام ہیں
ہو دیکھنے کی آنکھ گر جلوے تو عام ہیں

جو تھا نہیں وہ آج جو ہے نہ وہ ہو گا کل
آیا ہے جو یہاں وہی آخر کو چل سو چل
آئیں نظر کے آگے مناظر بدل بدل
اک پاک لازوال ہے وہ دلبر ازل
ہر شے فنا پذیر ہے اس کو دوام ہیں
ہو دیکھنے کی آنکھ گر جلوے تو عام ہیں

گھومیں اسی کی کھوج میں یہ بادلوں کے دل
سورج کا من بھی یاد میں اس کی رہا پگھل
ماہ و نجوم کو یہاں پل بھر نہیں ہے کل
تڑپیں اسی کی یاد میں اثرات اور علل
گردش میں اس کے گرد یہ بھی صبح و شام ہیں
ہو دیکھنے کی آنکھ گر جلوے تو عام ہیں

جوبن پہ ہے بہار کہ جلوۂ یار ہے
ہر سو قطار سرو و صنوبر چنار ہے
گلہائے رنگا رنگ ہیں اور سبزہ زار ہے
گرتی ہوئی بلندیوں سے آبشار ہے
ہر سو چھلکتے اس کے ہی عرفاں کے جام ہیں
ہو دیکھنے کی آنکھ گر جلوے تو عام ہیں

امۃ الرشید بدر